مطالعہ پاکستان

حصہ دوم

مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 7

جواب:

حضرت عمر رض کے رفاہ عامہ کے لیے اقدامات:

آپ رض نے معذور اور محتاج افراد کے لیے تنخواہیں مقرر کیے۔ مہمان خانے بنوائے

جہاں مسافروں کو مفت کھانا کھلایا جائے
بچوں کی پیدائش کے دن سے ہی اُن کے
لیے وظیفے مقرر کر دیے جاتے ہیں
آب پاشی کے لیے نہریں کھدوائیں، ذرائع
آمدورفت کو بہتر بنا لیا۔ اور مسافروں کی
جان و مال کے تحفظ کا انتظام کیا۔ دنیا
کی تاریخ میں پہلی بار پینشن کا نظام
رائج کیا۔ حضرت عمر فاروق رض نے بذاتِ
خود غریب اور مسکین لوگوں کی مدد
کی۔ اور مال غنیمت سے جو کچھ مال وغیرہ
حاصل ہوتا تو اس میں بھی غریبوں
کی مدد کرتے۔ اور خود راتوں کو گلیوں
میں گشت لگاتے تھے۔ تاکہ اُن کو پتہ
چلے کہ کہیں پر کوئی ضرورت مند اور
غریب لوگ بغیر کچھ کھائے پیے تو نہیں
سوئے۔ حضرت عمر نے جگہ جگہ پر لنگر
خانے بھی کھلوائے تاکہ مسافر، غریب
اور مسکین لوگ وہاں سے کھانا کھا کر
اپنا پیٹ بھر سکے حضرت عمر جو خود
کھاتے، پہنتے وہ چیز اپنی رعایا کے
لیے بھی پسند کرتے۔ حضرت عمر فاروق

نے اپنے دور حکومت میں ایسا نظام رائج کیا کہ اس کی مثال آج بھی زندہ ہے۔ حضرت عمر فاروق نے تاریخ میں پہلی بار پنشن والا نظام رائج کیا۔

سوال نمبر VII:

جواب:

مغربی جمہوریت کی متحدہ ہندوستان میں قابل عمل نہ ہونے کی وجہ:

علامہ اقبال نے مغربی طرز جمہوریت کے متعلق کہا ہے کہ اس میں:

"بندوں کو گنا کرتے ہیں تو لا نہیں کرتے"

اگر یہی جمہوریت آزادی کے بعد

ہندوستان میں رائج ہو جاتی تو مسلمان تمام عمر کے لیے ہندوؤں کے غلام بن جاتے کیونکہ مسلمان اقلیت میں تھے اور ہندو اکثریت میں تھے۔

وجوہات:

1- رہن سہن میں اختلاف

ہندو اور مسلمانوں کے رہن سہن کے طریقے بالکل ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ مسلمان ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ جبکہ ہندو کئی خداؤں کی پوجا کرتے تھے۔

2- حکمران کی تبدیلی:

اگر مغربی جمہوری نظام ہندوستان میں قائم ہو جاتا تو مسلمانوں کا صرف آقا تبدیل ہو جاتا۔ باقی وہی غلام رہ جاتے تھے

3۔ ہندوؤں کا انتقام:

مسلمانوں نے ہندوستان پر کئی صدیاں حکومت کی تھی۔ اور اگر مغربی طرزِ جمہوریت قائم ہو جاتی تو ہندو مسلمانوں سے اپنے ماضی کا بدلہ لیتے۔

4۔ مسلمانوں کا شناخت ختم ہو جاتا:

مغربی طرزِ جمہوریت کے قائم ہونے سے مسلمانوں کا اپنا تشخص اور شناخت ختم ہو جاتا۔ اور اسلام ہمیشہ کے لیے مٹ جاتا اس لیے مسلمانوں نے مغربی جمہوری نظام کو خیرباد کہا۔

سوال نمبر: ۱۱

جواب:

آب و ہوا کا انسانی زندگی پر اثرات:

انسان کی زندگی پر آب و ہوا کا اثر مسلمہ ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ پرانی تہذیبیں وہیں پھلی پھولیں۔ جہاں انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کے لیے آب و ہوا انتہائی ساز گار رہی۔

موجودہ دور کی سائنسی ترقی نے موسمی حالات کو اپنے طور پر ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود آب و ہوا انسان کی صحت، طرزِ بود و باش، کاروبار، عادات، لباس، سوچ

رسم و رواج اور نقل و حرکت پر پوری طرح اثر انداز ہوتی ہے کہ غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتی ہے۔

پاکستان ایک وسیع ملک ہے۔ اس کے طبعی خدوخال میں یکسانیت نہیں۔ اس کے کل رقبہ کے 60 فیصد حصہ پر پہاڑ اور سطوح مرتفع ہیں جبکہ باقی ماندہ حصے میدانی اور صحرائی ہیں۔ اس طرح اس کی آب و ہوا بھی ایک حصہ سے دوسرے حصے میں مختلف ہے۔ اس فرق کی نسبت سے مختلف علاقوں میں تقسیم آبادی، لوگوں کے رہن سہن اور ان کی مصروفیات میں بھی فرق ہے

سوال نمبر ۱۷:

جواب:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول

پاکستان کی خارجہ پالیسی ملکی مفادات اور ترجیحات کو مدِ نظر رکھ کر بنائی گئی ہے۔ اگرچہ وقت کے ساتھ ساتھ پاکستان خارجہ پالیسی میں تبدیلیاں رونما ہوتا رہتا ہے۔ تاہم پاکستان کے راہنماؤں نے قومی مفادات کو سامنے رکھ کر خارجہ پالیسی کے چند بنیادی اصول وضع کیے ہیں۔ ان بنیادی اصولوں میں درجہ ذیل اہم ہیں۔

اپنی آزادی اور خود مختاری کا تحفظ۔

دوسروں کی آزادی، خود مختاری اور اقتدارِ اعلیٰ کا احترام۔

دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی سے احتراز۔

بین الاقوامی تعلقات میں غیر جانبداری کے اصول کی پابندی۔

اقوامِ متحدہ کے منشور پر سختی سے عمل

دنیا میں بنیادی انسانی حقوق، امن اور آشتی کو فروغ دینا۔

نسلی امتیاز کی مخالفت اور حقِ خود ارادیت کی حمایت۔

منصفانہ بین الاقوامی معاشی نظام کا قیام۔

تمام مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ اور اتحادِ عالمِ اسلام۔

جنوبی ایشیا میں بہتر تعلقات استوار کرنا اور اس خطے میں امن و سلامتی کا فروغ۔

سوال نمبر 11:

جواب:

پاکستانی ثقافت کی مشترکہ خصوصیات:

1. مذہبی یکجہتی:

ہماری ثقافت کی سب سے بڑی خاصیت اس کا اسلامی رنگ ہے۔ ہماری آبادی کی غالب اکثریت مسلمان ہے۔ اور یہ ایک مضبوط کڑی ہے۔ جو ہمیں بھائی چارے، محبت اور دوستی کے لازوال رشتوں میں باندھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اسلام نسلی برتری، ذات پات اور علاقائی دھڑے بندیوں کی نفی کرتا ہے۔ ایک علاقے کے لوگ

دوسرے علاقے کے لوگوں کے ساتھ آزادانہ میل جول اور رشتہ داریاں کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں جملہ اقلیتوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر طرح کی مراعات اور آزادی حاصل ہے۔

2- مخلوط ثقافت:

پاکستانی ثقافت ایک مخلوط ثقافت ہے۔ مختلف زاویوں سے دیکھنے سے اس کے مختلف پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ مقامی قدیم باشندوں کے علاوہ یہاں عربی، ایرانی، تورانی اور یونانی نسلوں کے لوگ آباد ہیں۔ ہر گروہ اپنے ساتھ اپنے اپنے علاقائی اور نسلی رسم و رواج رہن سہن کے طریقے، لباس اور زبان لے کر آیا تھا۔ اس گروہ ہی ثقافت نے دوسرے گروہوں پر اثر ڈالا۔ ان تمام ثقافتی دھاروں کا مرکز پاکستانی ثقافت ہے۔

3۔ معاشرت

پاکستانی معاشرت بنیادی طور پر سادہ اور حیادار ہے۔ لوگ عام طور پر روایت پسند ہیں۔ اور ان کے رسم و رواج سادہ اور دلچسپ ہیں۔ زیادہ تر لوگ مشترکہ خاندانی نظام کے زیر اثر زندگی گزارتے ہیں۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے پیار کیا جاتا ہے۔ لوگوں میں رواداری اور بردباری کا جذبہ موجود ہے۔ خواتین کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ زیادہ تر آبادی دیہات میں ہے جہاں لوگ کھیتی باڑی کرتے اور مویشی پال کر زندگی گزارتے ہیں۔ شہروں میں اکثر لوگ ملازمت پیشہ اور تاجر ہیں۔ شادی بیاہ اب بھی روایتی انداز میں ہوتے ہیں۔

سوال نمبر: 1

جواب:

مسلم لیگ کا قیام:

دسمبر 1906ء میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اختتام پر مسلمان اکابرین نواب سلیم اللہ کی رہائش گاہ پر جمع ہو گئے۔ اس اجلاس کی صدارت نواب وقار الملک نے کی۔ اس نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے حقوق کی تحفظ کے لیے ایک سیاسی جماعت بنائیں۔ چنانچہ نواب صاحب کی اس بات پر کئی مسلمان رہنماؤں نے لبیک کہا اور یوں مسلم لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

مقاصد:

مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان مفاہمت کی کوشش کرنا اور ان کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنا۔

مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔
اور تاج برطانیہ کے سامنے ان کو پیش کرنا۔

مسلمانوں اور دوسرے اقوام کے درمیان مفاہمت کی فضا پیدا کرنا اور ان کے درمیان اختلافات کو ختم کرنا۔

درجہ بالا مطالبات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اور مسلم لیگ کو ایک منظم جماعت بنانے کے لیے 1908 میں مسلم لیگ نے اپنا آئین بنایا۔

حصّہ سوم

تفصیلی سوالات کے جوابات

سوال نمبر: 4

جواب:

ارضِ پاکستان کا محلِ وقوع:

براعظم ایشیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس کے جنوب میں ایک جزیرہ نما قطعہ زمین واقع ہے جو جنوبی ایشیا کہلاتا ہے اس کو کوہ

ہمالیہ اور اس کی شاخیں برِاعظم کے
شمالی حصے سے جدا کرتی ہیں۔
جنوبی ایشیا کے شمال / مغربی حصے
میں سرزمین پاکستان 61 اور 76
طول بلد مشرقی اور 24 اور 37
عرض بلد شمالی کے درمیان پھیلی ہوئی
ہے۔ اس کا کل رقبہ 796096 مربع
کلو میٹر ہے۔ شمالی علاقہ جات اور
مغربی / قبائلی علاقہ جات کو ملا کر کل
رقبہ 868591 مربع کلو میٹر ہو جاتا ہے
پاکستان کے شمال / میں کوہ
ہمالیہ اور کوہ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ
ہے۔ یہاں افغانستان کے علاقے واخان
کی ایک پٹی پاکستان کو تاجکستان سے
جدا کرتی ہے۔ شمال مغرب میں افغانستان
واقع ہے۔ مغرب میں ایران کا اسلامی
ملک ہے۔ پاکستان کے شمال مشرق
میں مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر
کے علاوہ جمہوریہ چین کے علاقے
سنکیانگ اور تبت واقع ہیں۔ مشرق

6 7

میں بھارت کے علاقے پنجاب اور راجپوتانہ واقع ہیں۔ پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب اور بحر ہند ہے۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق ہماری آبادی 207.7 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔

پاکستان کے محلِ وقوع کی اہمیت:

پاکستان جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے ایشیا کے مرکز اور دنیا کے حساس ترین خطے میں واقع ہے۔ پاکستان کا محلِ وقوع بین الاقوامی تجارت، علاقائی سالمیت، اور اسلامی دنیا کے مفادات کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ دنیا میں چند ہی علاقے محلِ وقوع کے لحاظ سے اہم ہیں۔
پاکستان دنیائے اسلام کے درمیان میں واقع ہے۔ جو مغرب

میں مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہے۔ شمال میں وسط ایشیا کی مسلم ریاستیں اور چین کا صوبہ سنکیانگ ہے۔ ان میں سے اکثر ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ جنوب مشرق کے مسلم ممالک بعض معدنی اور زرعی پیداوار کے لیے اہم ہیں۔ ان تمام ممالک کے ساتھ ہمارے تاریخی، مذہبی، ثقافتی اور تجارتی رشتے قائم ہیں۔ شمال مشرق میں پاکستان کی سرحد چین سے ملی ہوئی ہے۔ چین کے ساتھ شاہراہ قراقرم کے راستے تجارت اور آمد و رفت ہوتی ہے شاہراہ قراقرم تجارتی اور فوجی لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

پاکستان وسطی ایشیا کا دروازہ:

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب

ہے جو بحر ہند والا شمالی حصہ ہے۔
یہ بین الاقوامی سیاست کے لحاظ سے
ہمیشہ خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے۔
بحیرہ عرب کے کنارے کراچی کی اہم
ترین بندرگاہ ہے۔ جو بین الاقوامی
بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے
کے باعث یورپ، ایشائی اور افریقی
ممالک کے درمیان روابط میں اہم
کردار ادا کرتی ہے۔ چین کی مدد سے
تعمیر ہونے والی نئی بندرگاہ گوادار
اپنی روابط کے بڑھتے ہوئے تقاضوں
کو پورا کر سکے گی۔ ان بندرگاہوں
کی سہولت کی وجہ سے پاکستان کی اہمیت
اور بڑھ گئی ہے۔
افغانستان، تاجکستان،
ازبکستان، کرغستان، ترکمانستان اور
آذربائیجان خشکی سے گھرے ہوئے
ہیں۔ ان کی اپنی کوئی ایسی بندرگاہ
نہیں۔ جس کے ذریعے آسانی سے
بین الاقوامی بحری تجارتی راستوں تک
رسائی حاصل کی جاسکے۔

افغانستان پہلے ہی سے اپنی بیرونی
تجارت کے لیے پاکستان پر انحصار کرتا
ہے سوویت یونین سے آزادی حاصل
کرنے بعد ان مسلم ریاستوں اور پاکستان
کے درمیان مختلف پہلوؤں پر اچھے رشتے بحال
ہو رہے ہیں تیل، گیس، بجلی سیاحت
و ثقافت، بینکاری، صنعت و
تجارت تعلیم اور دیگر کئی شعبوں
میں باہمی اشتراک اور امداد و تعاون کے
معاہدے ہو چکے ہیں۔

سوال نمبر 3

جواب:

شہریوں کے فرائض:

پاکستان کے شہریوں کو جہاں مساوی حقوق حاصل ہیں وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ کیونکہ حقوق اور فرائض کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اور ان میں توازن قائم کیے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی شہری کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

ملک سے وفاداری:

ایک اچھے پاکستانی شہری ہونے کے ناطے وہ ریاست پاکستان کا وفادار رہے۔ اور کسی ایسی سرگرمی میں ملوث نہ ہو۔ جو ملک کے ساتھ غداری کے زمرے میں آتی ہو۔

قانون کا احترام:

ہر شہری کا اخلاقی اور قانونی فرض ہے کہ وہ تمام ملکی اور ریاستی قوانین کا احترام کرے اور کسی بھی صورت میں قانون کی خلاف ورزی نہ کرے۔

ٹیکسوں کی ادائیگی

شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے عائد کردہ تمام ٹیکس بروقت ادا کریں کیونکہ ان کی ادائیگی کے بغیر حکومتی انتظامات چلانا اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ترقیاتی کام کرنا ممکن ہے

ووٹ کے حق کا صحیح استعمال

ووٹ کے حق کا صحیح استعمال ہر اچھے شہری کی بنیادی ذمہ داریوں میں اہم ترین فریضہ ہے۔ شہریوں کو چاہیے

کہ وہ دیانت دار اور اچھے کردار کے حامل امیدواروں کو ووٹ دیں۔

سماجی خدمت:

ایک جمہوری ملک کا شہری اخلاقی طور پر اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ وہ سماجی خدمت اور معاشرے کی فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لیں۔

قومی مفاد کی بالادستی:

پاکستانی شہری ہونے کے ناطے ہمارا اہم فرض بنتا ہے کہ ہم ملکی اور قومی مفاد کو ذاتی مفادات پر ترجیح دیں۔

تعلیم کا حصول:

تعلیم کا حاصل کرنا جہاں حقوق کا حصہ ہے تو ہاں اس کا شمار فرائض میں بھی ہوتا ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ خود بھی تعلیم حاصل کرے اور اپنے بچوں

محنت

ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی
ضروریات کو پورا کرنے اور ملک کی
ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔